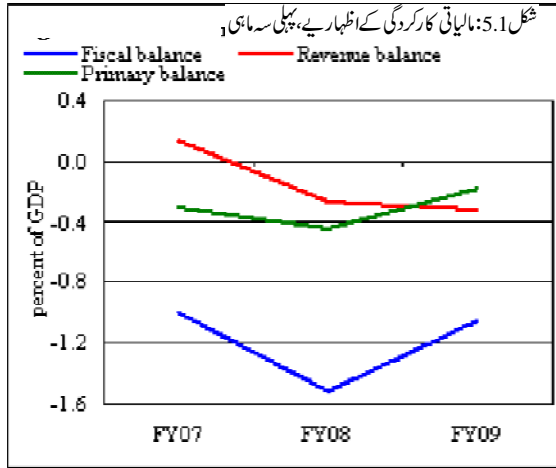


5 مالیاتی صورتحال

5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 2008ء کے دوران بھاری مالیاتی خسارے اور اسٹیٹ بینک کے ذریعے اس کی مالکاری کے مضر معاشی نتائج کے باعث مالیاتی صورتحال کی بہتری کو حکومت کے معاشی استحکام کے ایجنڈے میں اولین حیثیت حاصل ہے۔ مالی سال 2009ء کے لیے حکومت کے مالیاتی بہتری پروگرام کے اہم نکات یہ ہیں (1) اخراجات میں کمی اور ٹیکس محاصل میں اضافے کے ذریعے بجٹ خسارے میں بطور جی ڈی پی فیصد خاصی کمی کرنا اور (2) حکومت کی جانب سے اعانت میزانیہ کے لیے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری پر انحصار کو بندرتیج ختم کرنا۔

یہ امر باعث حیرت نہیں کہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پالیسی میں تبدیلی کے باعث مالیاتی کارکردگی میں بہتری آئی ہے اور مجموعی مالیاتی خسارہ سالانہ جی ڈی پی کے لحاظ سے ایک فیصد کم ہوا ہے۔ یہ صورتحال آئی ایم ایف کے معاشی استحکام پروگرام کے تحت مقررہ سالانہ مالیاتی خسارے کے ہدف سے ہم آہنگ ہے۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی صورتحال میں بہتری کا بڑا سبب تیل پر زراعت اور ترقیاتی اخراجات میں کمی ہے۔ کیونکہ (1) ٹیکس بنیاد کو وسیع کر کے محاصل کو بڑھانے کی کسی بھی معنی خیز کوشش کے نتائج طویل مدت میں برآمد ہوں گے اور (2) جاری اخراجات کی پیچیدہ نوعیت (خصوصاً سودی ادائیگیوں) کے باعث قلیل مدت میں ثمرات کا حصول ممکن نہیں۔ مالیاتی اصلاحات کے نتیجے میں درمیانی مدت کے دوران غیر ترقیاتی اخراجات میں نظم و ضبط اور ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے سے مستقبل میں سماجی و انفراسٹرکچر منصوبوں پر سرکاری اخراجات کی مناسب سطح کو یقینی بنانے کے لیے ضروری مالیاتی گنجائش کی فراہمی ممکن ہو سکے گی۔ مذکورہ اقدامات مالیاتی کارکردگی کے متعلق آئی ایم ایف کے منظور کردہ معاشی استحکام پروگرام کے مطابق ہیں۔



5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہارے

مالی سال 2008ء میں خاصے عدم توازن کے بعد مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی مالیاتی توازن میں خاصی بہتری آئی ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں

بنیادی خسارہ جی ڈی پی میں حصے کے لحاظ سے گزشتہ سال کی اسی مدت کے 0.4 فیصد سے کم ہو کر 0.2 فیصد رہ گیا، جو سودی ادائیگیوں کی نمو میں کمی کا عکاس ہے۔

جدول 5.1: پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ (جولائی تا ستمبر)						
ارب روپے						
سال بسال تبدیلی فیصد		جولائی تا ستمبر				
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	
23.1	22.3	385.0	312.6	255.7	236.6	مجموعی حاصل
28.4	12.5	276.8	215.6	191.6	158.4	ٹیکس حاصل
11.5	51.5	108.1	97.0	64.1	78.1	غیر ٹیکس حاصل
11.4	37.5	524.4	470.7	342.4	274.3	مجموعی اخراجات
25.8	39.2	427.8	340.0	244.2	219.8	جاری
-64.0	73.3	40.7	112.9	65.2	50.6	ترقیاتی اور خالص قرضہ
215.1	-46.3	55.9	17.8	33.0	3.9	غیر شناخت شدہ اخراجات
-11.8	82.3	-139.5	-158.1	-86.7	-37.7	بجٹ خسارہ
بلور فیصدی ڈی پی						
--	--	2.9	3.0	2.9	3.1	مجموعی حاصل
--	--	2.1	2.1	2.2	2.1	ٹیکس حاصل
--	--	0.8	0.9	0.7	1.0	غیر ٹیکس حاصل
--	--	3.9	4.5	3.9	3.6	مجموعی اخراجات
--	--	3.2	3.2	2.8	2.9	جاری
--	--	0.3	1.1	0.7	0.7	ترقیاتی اور خالص قرضہ
--	--	0.4	0.2	0.4	0.1	غیر شناخت شدہ اخراجات
--	--	-1.0	-1.5	-1.0	-0.5	بجٹ خسارہ

ماخذ: وزارت خزانہ

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارے میں کمی کا اہم سبب ترقیاتی اخراجات میں نمایاں کمی ہے۔ اس کی عکاسی سہ ماہی کے دوران مجموعی حاصل میں 23.1 فیصد کی متاثر کن نمو کے باوجود محصولاتی توازن میں مزید ابتری سے بھی ہوتی ہے۔ تاہم، محصولاتی توازن میں ابتری کا درست اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں ”غیر شناخت شدہ اخراجات“ میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس لیے اگر سہ ماہی کے دوران ہونے والے ”غیر شناخت شدہ اخراجات“ میں 55 ارب روپے کے حصے کو جاری اخراجات میں شامل کیا جائے تو اس سے کہیں زیادہ خرابی کا امکان ہے۔

5.3 محاصل

پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی حاصل کی نموسلسل دوسرے سال متاثر کن رہی۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی حاصل 23.1 فیصد کی عمدہ نمو کے ساتھ بڑھ کر 385 ارب روپے ہو گئے جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 22.3 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 5.1)۔ تاہم، مجموعی حاصل کی نمو میں حصے کی وجوہات مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کی نمو سے مختلف ہیں۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی حاصل میں مضبوط اضافے کا اہم سبب ٹیکس حاصل میں اضافہ ہے، جس نے غیر ٹیکس حاصل کی نمو میں سست روی کے اثرات کو زائل کر دیا۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکس محاصل 28.4 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 276.8 ارب روپے ہو گئے جبکہ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 12.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ٹیکس محاصل میں اضافے کی اہم وجہ بالواسطہ ٹیکسوں کی سہ ماہی کے لیے مقررہ ہدف سے زائد وصولیاں ہیں۔ خصوصاً، اشیا و خدمات کی ٹیکس وصولیاں 39.4 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 38.6 ارب روپے ہو گئیں جبکہ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی میں اس کی شرح نمو 18.9 فیصد رہی تھی۔ ٹیکس محاصل میں اس بھاری اضافے کے اسباب میں (1) سیلز ٹیکس کی شرح 15 فیصد سے بڑھا کر 16 فیصد کرنا (2) منڈی کے نرخوں سے ہم آہنگ کرنے کے باعث پیٹرولیم مصنوعات اور قدرتی گیس کی متاثرہ ٹیکس بنیاد (3) سینٹ، بیکار، بیمہ اور فرنیچر خدمات پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی شرح کو بڑھانا شامل ہیں۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات کی مضبوط نمو کے باعث عالمی تجارت پر عائد ٹیکسوں کی نمو میں تیزی آئی ہے۔ درآمدات کی مضبوط نمو کا سبب اجناس کے بلند عالمی نرخ اور روپے کی قدر کا گرنا ہے۔ مزید برآں، کئی غیر اہم اشیا پر ڈیوٹی میں 35 فیصد تک اضافہ کیا گیا۔

نقل و حمل کی اعانتی وصولیوں سے بڑی تعداد میں سرمائے کی آمد کے باوجود غیر ٹیکس محاصل میں مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خاصی کمی آئی ہے۔ اس کی وجوہات میں سودی آمدنی میں کمی اور اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی شامل ہیں۔ تاہم، مالی سال 2009ء کے دوران غیر ٹیکس محاصل کی نمو میں کمی سالانہ بنیادوں پر زیادہ تشویشناک نہیں کیونکہ یہ محض وصولیوں کے وقت میں تبدیلیوں کی عکاس ہے۔ جیسے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت کو 28 ارب روپے فراہم کیے جبکہ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی میں 47.3 ارب روپے منتقل کیے گئے تھے۔ حکومت کی مرکزی بینک سے بھاری قرض گیری کے باعث توقع ہے کہ اسٹیٹ بینک کے سالانہ منافع کی منتقلی کی وصولیاں بڑھیں گی اور اس کے اثرات حکومت کی سالانہ منتقلیوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ مزید برآں، مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے پیٹرولیم سرچارج کا گزشتہ برسوں کی وصولیوں سے تقابل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان برسوں میں خام تیل پر رعایت کے تحت دی جانے والی رقوم بھی شامل تھیں (دیکھئے جدول 5.2)۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم سرچارج کے محاصل میں 43 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ مالی سال 2009ء کے ابتدائی مہینوں میں ان وصولیوں کی نمو میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے، اگر تیل کے عالمی نرخوں میں ہونے والی کمی کے فائدے کو مختلف مراحل میں ملکی صارفین کو منتقل کیا جائے۔

5.4 اخراجات

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں 64.1 فیصد کمی کے باعث مجموعی سرکاری اخراجات کی نمو میں کمی آئی ہے۔ جی ڈی پی میں حصے کے لحاظ سے رواں مالی سال میں ترقیاتی اخراجات گھٹ کر 0.3 فیصد (گزشتہ سات برسوں کی پست ترین سطح) ہو گئے جو مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.1 فیصد تھے۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات میں 25.8 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 39.2 فیصد تھی۔ تاہم، مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات کی نمو میں کمی گمراہ کن ہو سکتی ہے کیونکہ غیر شناخت شدہ اخراجات کے بڑے حصے کی وجہ سے درست صورتحال کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اگر ان اخراجات کو بھی جاری اخراجات میں شامل کر لیا جائے تو بظاہر پست نمو بڑھ کر 35.2 فیصد تک پہنچ سکتی ہے (دیکھئے جدول 5.3)۔ تاہم اس کے باوجود بھی زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات کی نمو خاصی مضبوط رہی اور پائیدار مالیاتی استحکام کے لیے اسے پست سطح پر لانے کی ضرورت ہے۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 5.2: ٹیکس اور غیر ٹیکس حاصل کی ہیئت ترکیبی (جولائی تا ستمبر)					
ارب روپے					
سال بسال تبدیلی (فیصد)		جولائی تا ستمبر			
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	
28.4	12.5	276.8	215.6	191.6	ٹیکس حاصل
13.3	12.8	89.7	79.2	70.2	بلا واسطہ ٹیکس
73.1	-31.2	1.8	1.0	1.5	املاک پر ٹیکس
39.4	18.9	136.6	98.0	82.4	اشیا و خدمات پر ٹیکس
31.0	4.5	38.2	29.1	27.9	بین الاقوامی تجارت پر ٹیکس
28.2	-14.0	10.5	8.2	9.6	دیگر ٹیکس
11.5	51.5	108.1	97.0	64.1	غیر ٹیکس حاصل
120.0	-70.0	0.0	0.0	0.1	پی ٹی اے / پوسٹ آفس کا منافع
-87.1	294.2	1.6	12.6	3.2	سود (پی ایس ای و دیگر)
372.2	-87.2	9.5	2.0	15.7	منافع منقسمہ
-40.8	215.3	28.0	47.3	15.0	اسٹیٹ بینک کا منافع
2070.2	126.4	29.2	1.3	0.6	دفاع
-6.6	-35.3	8.2	8.8	13.6	سرچارج
-55.6	-45.1	1.8	4.2	7.6	پٹرولیم
37.4	-22.9	6.4	4.6	6.0	گیس
--	--	4.1	--	--	خام تیل پر دی گئی رعایت
-7.8	62.7	10.4	11.3	6.9	تیل / گیس پر راکٹ
24.7	51.9	17.1	13.7	9.0	دیگر
23.1	22.3	385.0	312.6	255.7	مجموعی حاصل

ماخذ: وزارت خزانہ

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات میں نمو کی بلند سطح سے ظاہر ہوتا ہے کہ (1) غیر سرکاری گرانٹس میں اضافہ (2) آئل ریفائنریز / تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی کمپنیوں کے قیمتوں کے دعووں کا تصفیہ اور (3) مسلح افواج کے انسداد دہشت گردی آپریشنز میں توسیع کے باعث دفاعی اخراجات بڑھ گئے ہیں۔

تیل پر زراعت کے خاتمے کے باوجود گذشتہ کئی مہینوں سے تیل کی قیمتوں کے دعووں پر عدم ادائیگی نے میزانیہ کے جاری اخراجات پر دباؤ کو برقرار رکھا جس کی عکاسی مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ”اقتصادی امور“ کی مد میں 50.6 ارب روپے کے اخراجات سے ہوتی ہے جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً دو گئے ہیں۔ اس رقم میں آئل ریفائنریز / تیل مارکیٹنگ کمپنیوں کو 40.8 ارب روپے کے واجبات کی ادائیگی بھی شامل ہے۔

5.5 مالکاری

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت کو مجموعی بجٹ خسارہ پورا کرنے کے علاوہ بیرونی مالکاری کی مد میں سرمائے کے خالص اخراج کے باعث اضافی 27 ملین روپے بھی فراہم کرنے تھے۔ نجکاری وصولیوں کی عدم موجودگی اور غیر بینک ذرائع سے رقوم کی وصولی میں کمی کے باعث حکومت نے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں اپنی تین چوتھائی مالکاری ضروریات کو بینکاری نظام سے قرض گیری کے ذریعے پورا کیا (دیکھئے جدول 5.4)۔

5.6 ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں

بلا واسطہ ٹیکسوں میں 12.3 ارب روپے کی کمی کے باوجود وفاقی بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے لیے 413.2 ارب روپے کے مقررہ محصولاتی ہدف سے زائد ٹیکس جمع کیے۔ ایسا بلا واسطہ ٹیکسوں کے تینوں اجزاء میں ہدف سے زائد وصولیوں کے باعث ممکن ہو سکا (دیکھئے جدول 5.5)۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں 28.3 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 290.8 ارب روپے ہو گئیں جبکہ گزشتہ سال اس میں 13.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

اگرچہ بلا واسطہ ٹیکسوں کی مضبوط نمو خوش آئند ہے تاہم اس سے مراد ٹیکسوں میں تیزی نہیں لی جانی چاہیے کیونکہ اس میں بڑا حصہ غذائی اشیاء و تیل کے بلند عالمی نرخوں اور پاکستانی روپے کی قدر میں مسلسل کمی کا ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں حالیہ کمی اور مستقبل میں مزید پستی کے

جدول 5.3: جاری اخراجات کی ہیت ترکیبی

ارب روپے				
جولائی تا ستمبر				
سال بسال تبدیلی (فیصد)	مئی 09ء	مئی 08ء	مئی 09ء	مئی 08ء
	25.8	39.2	427.8	340.0
جاری اخراجات	244.2			
اس میں شامل ہیں:				
سودی ادائیگیاں	60.3	111.1	115.0	84.3
ملکی	49.1	98.5	101.0	100.7
بیرونی	11.2	12.6	14.0	12.2
گرائٹس (صوبوں کے علاوہ)	9.7	7.7	15.8	-20.5
دفاع	45.6	57.5	82.2	26.3
معاشی امور	7.9	25.6	50.6	222.7
صحت	0.9	1.1	1.1	24.1
تعلیمی امور اور خدمات	3.7	5.0	5.3	34.8
صوبائی	83.1	102.6	115.1	23.5
یادداشتی فہرست				
جاری اخراجات (بشمول غیر شناخت شدہ اخراجات)	277.2	357.7	483.7	29.1
ماخذ: وزارت خزانہ				

جدول 5.4: مالکاری کے ذرائع

ارب روپے					
جولائی تا ستمبر					
فیصد حصہ	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء
بچت کی مجموعی مالکاری	100.0	100.0	139.5	158.1	86.7
بیرونی وسائل (خالص)	0.0	23.3	-0.0	36.8	27.8
اندرونی وسائل	100.0	76.7	139.5	121.3	58.9
بینکاری نظام	75.0	44.2	104.6	69.9	34.5
غیر بینک	25.0	32.5	34.9	51.4	10.0
نچکاری آمدنی	--	--	--	--	14.4

ماخذ: وزارت خزانہ

امکانات کے باعث مالی سال 2009ء کے بقیہ مہینوں میں اس سے ٹیکس وصولیاں مزید کم ہو سکتی ہیں۔ مزید برآں، ترقیاتی اخراجات میں بھاری کٹوتی کے نتیجے میں معاہدوں سے ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں خاصی کمی کی وجہ سے بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں مزید سست روی کا امکان ہے۔

5.6.1 بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں 16.6 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ سال کی زیر جائزہ مدت کی 17.6 فیصد نمو سے ذرا کم ہے۔ تاہم، جولائی تا ستمبر مالی سال 2009ء میں بلا واسطہ ٹیکسوں کے زمرہ وار اعداد و شمار ایڈوانس ٹیکس ادائیگیوں میں خاصی کمی کو ظاہر کرتے ہیں۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایڈوانس ٹیکسوں میں 13.2 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 21.6 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ بی اے وائے ای (PAYE) نظام میں ایڈوانس ٹیکس خود تجزیاتی متوقع آمدنی پر دیا جاتا ہے اور اس میں کمی کارپوریٹ شعبے کی کمزور فلاح یا بی کو ظاہر کرتی ہے۔

عند الطلب وصولیوں کی مد میں مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 8.9 ارب روپے جمع ہوئے اور اس میں 118 فیصد کی نمو ہوئی ہے (دیکھئے جدول 5.6)۔ عند الطلب وصولیوں میں ہونے والا تمام اضافے کا سبب جاری طلب ہے، جو ظاہر کرتی ہے کہ ایف بی آر نے آڈٹ اور ٹیکس گوشواروں کے جائزے پر زیادہ توجہ مرکوز کی ہے۔

خالص بلا واسطہ ٹیکسوں میں ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں کا مجموعی حصہ جو مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی میں 54.7 فیصد تھا، مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھ کر 58.6 فیصد ہو گیا ہے۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں ود ہولڈنگ ٹیکس کی مد میں 151.7 ارب روپے جمع ہوئے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 142.3 ارب روپے اکٹھے ہو سکے تھے۔ اس طرح رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 22.3 فیصد کی بلند نمو ہوئی ہے (دیکھئے جدول 5.7)۔ ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں کے اہم زمروں میں معاہدوں سے 17.2 ارب روپے (23 فیصد زیادہ) درآمدات سے 8 ارب روپے (23.5 فیصد زیادہ) اور تنخواہوں کی مد میں 5.4 ارب روپے (26.2 فیصد زیادہ) حاصل ہوئے۔ تاہم، مالی سال 2009ء کے

دوران مجموعی ودہولڈنگ ٹیکسوں کے بعض اجزاء کی صورتحال میں مالی سال 2008ء کے مقابلے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ودہولڈنگ ٹیکسوں اور عندا طلب وصولیوں میں بھاری اضافے سے مجموعی بلا واسطہ ٹیکسوں (خالص) میں رضا کارانہ ادائیگیوں کے حصے میں 3.1 فیصد کمی آئی ہے۔

5.6.2 بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں

بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں کی مد میں جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے مقررہ ہدف سے 22.2 ارب روپے زائد جمع ہوئے جس سے بلا واسطہ ٹیکسوں میں ہونے والی کمی کے اثرات کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کی مد میں 290.8 ارب روپے جمع کیے گئے جبکہ گذشتہ سال کی مذکورہ مدت میں 226.7 ارب وصول ہوئے تھے۔ اس طرح زیر جائزہ مدت کے دوران اس میں 28.3 فیصد نمو ہوئی۔ بلا واسطہ ٹیکسوں کی مضبوط نمو اور بلا واسطہ ٹیکسوں میں کمی سے مجموعی ٹیکسوں میں براہ راست ٹیکسوں کا حصہ کم ہو گیا ہے۔

جدول 5.5: وفاقی بورڈ آف ریونیو کا جمع کردہ ٹیکس							
ارب روپے							
م 09ء ہدف		جمع کردہ خالص ٹیکس		م 09ء میں جمع کردہ ٹیکس بطور فیصد		سال بسال تبدیلی (فیصد)	
		(جولائی تا نومبر)					
سالانہ	جولائی تا نومبر	م 08ء	م 09ء	سالانہ ہدف	جولائی تا نومبر ہدف	م 08ء	م 09ء
بلا واسطہ ٹیکس	499.0	144.5	113.4	132.2	26.5	91.5	16.6
بلا واسطہ ٹیکس	751.0	268.7	226.7	290.8	38.7	108.2	28.3
سیلز ٹیکس	470.0	173.8	144.0	185.1	39.4	106.5	28.5
وفاقی ایکسائز ڈیوٹی	112.0	41.2	31.7	44.2	39.4	107.2	39.2
کسٹم	169.0	53.7	50.9	61.6	36.4	114.6	20.9
کل ٹیکس	1250.0	413.2	340.1	423.0	33.8	102.4	24.4

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو، اسلام آباد

بلا واسطہ ٹیکسوں کے ملکی جز میں مالی سال 2009ء کے ابتدائی پانچ مہینوں میں مضبوط نمو ہوئی خصوصاً ملک میں پیدا ہونے والی اشیا و خدمات پر سیلز ٹیکس میں 53.7 فیصد (دیکھئے جدول 5.8) اور وفاقی ایکسائز ڈیوٹی (ملکی جز) میں اسی مدت کے دوران 43.6 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کے ملکی جز میں غیر معمولی نمو کی وجہ تو انائی اور معیشت میں موجود گرانے کا دباؤ ہے۔ مالی سال 2009ء کے ابتدائی پانچ مہینوں کے دوران سیلز ٹیکس (ملکی جز) کے سرفہرست دس حصہ داروں کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے اضافے میں پیٹرولیم مصنوعات (46.7 ارب روپے، 267.4 فیصد زیادہ)، قدرتی گیس (6.1 ارب روپے، 20.3 فیصد زیادہ) اور برقی توانائی (2.5 ارب روپے، 188.8 فیصد زائد) نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران کسٹم ڈیوٹی کی مد میں 61.6 ارب روپے جمع ہوئے اور اس میں 20.9 فیصد کی بلند نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں اس کی نمو 3.3 فیصد رہی تھی۔

جولائی تا ستمبر مالی سال 2009ء کی کسٹم ڈیوٹی کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسٹم وصولیوں میں بڑا حصہ پیٹرولیم مصنوعات کا ہے جو 7.6 ارب روپے بنتا ہے اور یہ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کے 2.2 ارب روپے سے خاصا زیادہ ہے۔ گاڑیوں کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی میں 8 فیصد کمی آئی ہے۔ تاہم اسے اب بھی کسٹم ڈیوٹی کے دوسرے بڑے جز کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس سے 5.7 ارب روپے جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 6.2 ارب روپے اکٹھے ہوئے تھے۔ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران کسٹم وصولیوں کے دیگر اہم ذرائع میں برقی مشینری سے 4.1 ارب روپے، خوردنی تیل 3.5 ارب روپے اور فولاد و لوہا سے 3.4 ارب روپے حاصل ہوئے۔

5.7 صوبہ دار مالیاتی سرگرمیاں

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی سرکاری مالیات میں قابل ذکر بہتری آئی ہے۔ صوبوں کے مجموعی اخراجات خاصے کم ہوئے ہیں اور محاصل میں نمایاں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 5.9)۔ نتیجتاً، مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی توازن 20.1 ارب روپے فاضل رہا جبکہ اس میں گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 48.4 ارب روپے کا خسارہ ہوا تھا۔ تاہم، بھاری خسارے کے خاتمے اور مجموعی توازن میں فاضل کے حصول کی کچھ قیمت بھی ادا کرنی پڑی کیونکہ تمام صوبوں کے ترقیاتی اخراجات کو بڑی حد تک کم کر دیا گیا ہے (دیکھئے جدول 5.10)۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کے وفاقی ٹیکس جمع کرنے کے متعلق تفویض کردہ فرائض میں 36.9 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 15.7 فیصد تھا۔ وفاقی محاصل میں صوبوں کے حصے کی بلند نمو کا سبب بالواسطہ ٹیکسوں کی مضبوط نمو کے باعث قابل تقسیم پول کی رقوم کا بڑھنا تھا۔

جدول 5.6: پہلی سہ ماہی میں بلا واسطہ جمع کردہ ٹیکس

ارب روپے		جولائی تا ستمبر		مجموعی خالص حاصل میں حصہ (فیصد)	
میں 08ء	میں 09ء	عمومی (فیصد)	میں 08ء	میں 09ء	
76.7	92.5	20.5	99.2	104.8	خام اکم ٹیکس
4.1	8.9	118.0	5.3	10.1	عمر الطاب وصولی
30.3	31.8	5.0	39.1	36.0	رضاء کارنامہ ادائیگیاں
42.3	51.7	22.3	54.7	58.6	دوڑ مولڈ ٹنگ ٹیکسز
0.1	0.0	-60.2	0.1	0.0	دیگر
4.6	1.6	-65.6	5.9	1.8	دیگر بلا واسطہ ٹیکسز
81.3	94.1	15.7	105.1	106.6	خام بلا واسطہ ٹیکسز
3.9	5.8	48.1	5.1	6.6	بازار ادائیگی
77.4	88.2	14.0	100.0	100.0	مجموعی بلا واسطہ ٹیکسز

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو، اسلام آباد

جدول 5.7: پہلی سہ ماہی کے دوران درہولڈنگ جمع کردہ ٹیکس

ارب روپے				
جولائی تا ستمبر				
عمومی (فیصد)				
میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
6.8	6.4	8.0	-5.8	23.5
3.2	4.3	5.4	34.4	26.2
0.7	1.1	1.6	57.6	45.9
3.1	3.3	3.2	5.3	-1.4
9.9	13.9	17.2	40.9	23.3
2.5	2.3	3.6	-7.1	54.6
1.0	1.3	2.2	33.3	71.0
1.2	1.3	1.6	8.7	25.9
2.8	4.4	4.9	57.9	12.8
3.0	4.1	4.1	33.1	0.9
34.1	42.3	51.7	23.9	22.3

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

پاکستانی معیشت کی کیفیت

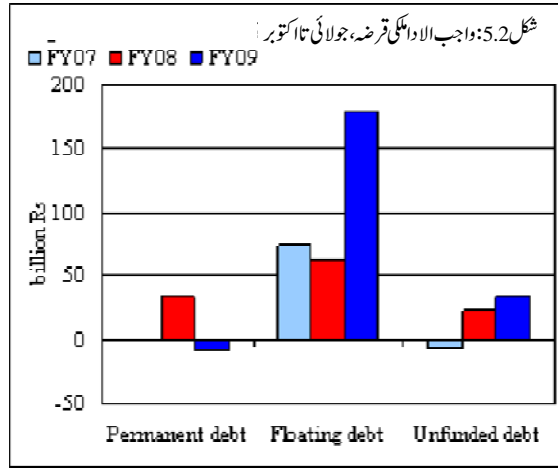
مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی غیر ٹیکس وصولیوں میں 10 ارب روپے کمی ہوئی، تاہم اس کے اثرات صوبوں کے لیے وفاقی حکومت کے قرضوں و گرانٹس میں 14.1 ارب روپے اضافے کے باعث زائل ہو گئے۔

جدول 5.8: مجموعی بلز ٹیکس (ملکی): 10 سرفہرست شرائط دار

ارب روپے

کل میں حصہ	جولائی تا نومبر	مئی 08ء	مئی 09ء	نمو (فیصد)	مئی 08ء	مئی 09ء
پٹرولیم مصنوعات	12.7	46.7	267.4	20.8	49.7	
ٹیلی مواصلات	18.2	19.1	4.8	29.8	20.3	
قدرتی گیس	5.1	6.1	20.3	8.3	6.5	
چینی	4.2	3.9	-7.4	6.8	4.1	
سگریٹ	2.9	3.3	12.8	4.7	3.5	
برقی توانائی	0.9	2.5	188.8	1.4	2.6	
خدمات	2.5	2.4	-2.1	4.1	2.6	
پانی/مشروبات	1.9	1.8	-5.5	3.2	1.9	
سینٹ	1.4	1.3	-4.1	2.3	1.4	
چائے	1.1	1.0	-5.2	1.8	1.1	
دیگر	10.3	5.8	-43.4	16.9	6.2	
کل	61.1	93.9	53.7	100.0	100.0	

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو، اسلام آباد



5.8 ملکی قرضے

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارے میں کمی کے باوجود ملکی قرضوں میں اضافہ ہوا جس کی وجہ بیرونی ذرائع سے مالکاری کی عدم دستیابی ہے۔ جولائی، اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران ملکی قرضوں میں 6.3 فیصد (یا 205.1 ارب روپے) کا اضافہ ہوا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں ہونے والی 4.6 فیصد نمو سے خاصا زیادہ ہے (دیکھئے جدول 5.11)۔ اگرچہ حکومت نے طویل مدتی آلات سے خاصی رقم جمع کیں تاہم اس کے

باوجود قلیل مدتی قرضوں کا حصہ زیادہ ہے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران مجموعی ملکی قرضوں میں قلیل مدتی قرضوں کا حصہ 87.4 فیصد بنتا ہے۔ قلیل مدتی قرضوں میں نمو کا بڑا سبب حکومت کی مرکزی بینک سے بھاری مقدار میں قرض گیری ہے۔

ملکی قرضوں کے اجزائے ترکیبی

جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران ملکی قرضوں میں خاصے اضافے کا اہم سبب رواں قرضوں کی بلند سطح ہے (دیکھئے شکل 5.2)۔ دوسری جانب، مستقل قرضوں میں 8.4 فیصد کمی آئی ہے جو پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کے ذریعے فنڈز جمع کرنے کی پست سطح کو ظاہر کرتی ہے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز سے ہونے والی مجموعی وصولیاں اسی مدت میں عرصیت مکمل کرنے والے پی آئی بی کے مقابلے میں تقریباً ایک چوتھائی تھیں۔ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز پر سرمایہ کاروں کے خراب رد عمل کا سبب سخت زری پالیسی کے باعث مستقبل میں طویل مدتی شرح سود میں اضافے کی توقعات ہو سکتی ہیں۔

حکومت پاکستان کی جانب سے اجارہ صلوک کا اجرا بھی مستقل قرضوں میں ہونے والی ایک اور اہم پیش رفت ہے۔ تاہم ستمبر 2008ء کے وسط میں ہونے والی اجارہ صلوک کی پہلی نیلامی سے حکومت کو صرف 6.5 ارب روپے حاصل ہو سکے جبکہ 10 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

جدول 5.9: مجموعی صوبائی مالیات کا خلاصہ (جولائی تا ستمبر)

ارب روپے					
جولائی تا ستمبر					
سال بسال تبدیلی (فیصد)	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء
مجموعی حاصل	34.3	20.9	160.3	119.4	98.7
وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ	36.9	15.7	124.4	90.9	78.5
صوبائی ٹیکس	32.8	-3.5	12.6	9.5	9.8
املاک ٹیکس	73.1	-31.2	1.8	1.0	1.5
ایکسائز ڈیوٹی	-2.7	25.0	0.6	0.6	0.5
اسٹیمپ ڈیوٹی	-4.6	14.8	2.6	2.7	2.4
موٹروے ٹیکس	-9.2	18.7	2.1	2.3	2.0
دیگر	98.2	-20.5	5.5	2.8	3.5
صوبائی غیر ٹیکس	-54.0	275.0	8.4	18.4	4.9
سود	-99.9	52667	0.0	9.5	0.0
آب پاشی	-13.3	13.3	0.4	0.5	0.5
دیگر	-4.3	88.6	8.0	8.3	4.4
وفاقی قرضے اور منتقلی / گرانٹ	2159.1	-87.9	14.8	0.7	5.4
قرضے (خالص)	-121.0	384.7	1.5	-7.3	-1.5
گرانٹ	66.6	15.1	13.3	8.0	6.9
مجموعی اخراجات	-16.5	50.2	140.1	167.8	111.7
جاری اخراجات	11.5	21.5	119.4	107.1	88.2
وفاقی حکومت کو ادائیگی سود	-4.2	-12.3	4.2	4.4	5.1
دیگر جاری حسابات	12.2	23.5	115.1	102.6	83.1
ترقیاتی اخراجات	-65.8	158.0	20.8	60.7	23.5
کل بھایا	-141.6	272.9	20.1	-48.4	-13.0

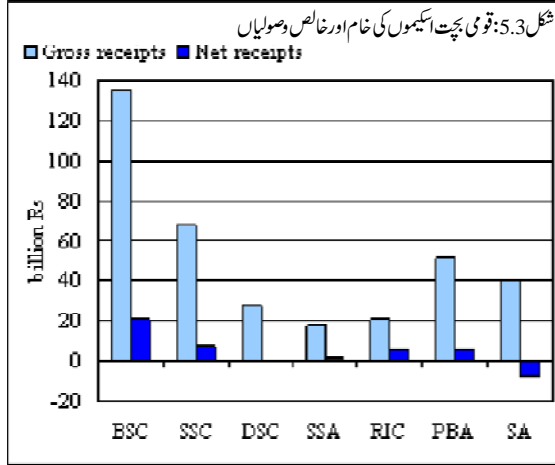
ماخذ: وزارت خزانہ

جدول 5.10: جولائی تا اکتوبر کے درمیان صوبائی مالیات							
ارب روپے							
پنجاب		سندھ		سرحد		بلوچستان	
م 08ء	م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء	م 09ء
63.2	70.9	29.8	46.7	17.5	23.9	9.0	18.8
44.5	59.8	28.0	37.4	10.8	15.5	7.7	11.7
5.2	5.7	3.4	6.2	0.6	0.6	0.2	0.2
12.9	3.7	1.6	0.8	3.5	3.5	0.3	0.4
0.6	1.8	-3.3	2.2	2.6	4.3	0.7	6.5
96.6	68.1	41.1	46.6	19.5	17.0	10.5	8.4
51.6	56.8	34.7	41.3	12.4	14.5	8.4	6.9
45.0	11.3	6.5	5.4	7.1	2.5	2.1	1.5
-33.4	2.8	-11.4	0.0	-2.1	6.9	-1.6	10.4

ماخذ: وزارت خزانہ

جولائی تا اکتوبر م 09ء کے دوران غیر فنڈ قرضہ جات میں 3.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 2.5 فیصد رہی تھی۔ تاہم، جولائی تا اکتوبر م 09ء کے دوران رواں قرضوں میں مضبوط نمو کے نتیجے میں غیر فنڈ قرضوں کے حصے میں 3 فیصدی درجوں کی کمی ہوئی اور اس کا حصہ 16.5 فیصد ہو گیا۔

قومی بچت اسکیموں کے اہم وثیقہ جات میں مجموعی وصولیوں میں خاصے اضافے کے باوجود (دیکھئے شکل 5.3) اس کے مجموعی واجبات میں نمو کمزور رہی جو خاطر خواہ ادائیگیوں کی عکاس ہے۔



حکومت کی جانب سے قومی بچت اسکیموں پر شرح سود میں دوبارہ اضافے کے پیش نظر اس سے سرمائے کی مقدار بڑھنا ظاہر ہوتا ہے (1) عرصیت مکمل کرنے والی قوم کی قومی بچت اسکیموں میں دوبارہ سرمایہ کاری (2) قدرے بہتر شرح منافع کے حامل بی ایس سی اور پی بی اے کے بچت وثیقہ جات کی جانب منتقلی۔

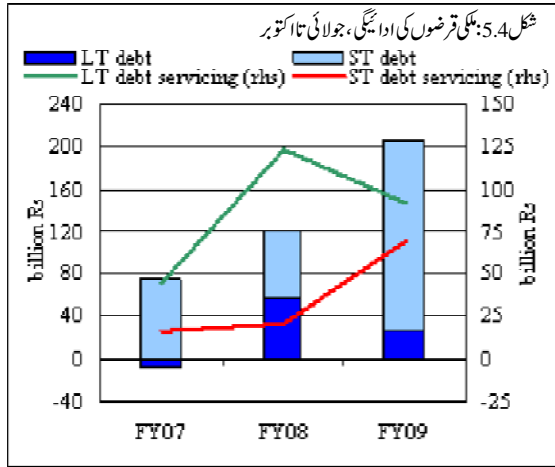
زیرو کوپن ٹریڈری بلز پر مبنی رواں قرضوں میں جولائی تا اکتوبر م 09ء کے دوران 10.9 فیصد

اضافہ ہوا جبکہ یہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 5.6 فیصد تھا۔ آخر اکتوبر 2008ء تک رواں قرضوں میں ٹریڈری بلز کی مالیت 1379.3 ارب روپے تھی اور اس میں جولائی تا اکتوبر کے دوران 321.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 5.12)۔ دوسری جانب، کمرشل بینکوں کے پاس

جدول 5.11: ملکی قرضے کے اہم پہلو (ارب روپے)

جولائی تا اکتوبر		
مالی سال 08ء	مالی سال 09ء	
6.3	4.6	ملکی قرضے کی نمو (فیصد، جون سے)
25.8	57.8	طویل مدتی قرضے کا حصہ
179.3	61.6	مختصر مدتی قرضے کا حصہ
205.1	119.4	ملکی قرضے میں اضافہ
3,471.2	2,720.0	واجب الادا مجموعی ملکی قرضہ (آخر اکتوبر)

ٹریژری بلز میں 94.3 ارب روپے کی کمی ہوئی ہے، جو مرکزی بینک کی جانب سے ماکاری کی شرح میں اضافے کے باعث رواں قرضوں میں اضافے سے ہم آہنگ ہے۔ توقع ہے کہ حالیہ مہینوں کے دوران پالیسی ریٹ میں خاصے اضافے سے حکومت کو کمرشل بینکوں کی سیالیت کو متوجہ کرنے اور منڈی میں ٹریژری بلز کے حالیہ ذخائر کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔



جولائی تا اکتوبر 09ء کے دوران ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں 37.3 فیصد نمو سے بڑھ کر 160.9 ارب روپے ہو گئیں (دیکھئے شکل 5.4)۔ ملکی قرضوں کی ادائیگی میں ان کا حصہ کم ہونے کے باوجود طویل مدتی سودی ادائیگیوں میں ان کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ جولائی تا اکتوبر 09ء کے دوران مستقل وغیرہ سودی ادائیگیوں کی مد میں 91.6 ارب روپے دیے گئے۔ طویل مدتی قرضوں کی ادائیگی میں عرصیت مکمل کرنے والے ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس پر لاگت کا بھی اس میں اہم حصہ ہے۔

جولائی تا اکتوبر 09ء کے دوران مجموعی قرضوں کی ادائیگی میں سودی ادائیگیوں کا حصہ جولائی، اکتوبر کے 14.4 فیصد سے بڑھ کر 43.1 فیصد ہو گیا، جو مرکزی بینک کی جانب سے ماکاری کی شرح میں اضافے کے باعث رواں قرضوں کے بڑھنے سے ہم آہنگ ہے۔ تاہم، قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع میں خاصے اضافے سے مستقبل میں غیر فنڈ قرضوں پر حکومت کی ادائیگیوں کی لاگت بڑھ جائے گی۔

جدول 5.12: بی بی کی خام وصولیاں اور ادائیگیاں (جولائی تا اکتوبر) (ارب روپے)

مالی سال 08ء		مالی سال 09ء		
خام وصولیاں	دوبارہ ادائیگیاں	خام فروخت	دوبارہ ادائیگیاں	
223.9	115.7	405.3	499.6	ایم ٹی پی
229.7	276.3	750.5	482.9	ایم آر ٹی پی *
453.6	392.0	1,155.8	982.5	مجموعہ

* ایم آر ٹی پی کو تبادلے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور ایم ٹی پی بنیادی میں فروخت کیے جاتے ہیں